بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس ۵

امامت مولا علی علیہ السلام آیات اور روایات میں :

قرآن مجید اور روایات، حضرت امام علی علیہ السلام کی امامت کو ثابت کرنے کا بہترین طریقہ ہے، اس سلسلہ میں دیکھنا چاہئے کہ آیت کی دلالت اور اس کا مفہوم کیا ہے اور آیات کے مفہوم و مطلب کو سمجھنے کے لئے آیات کا مصداق بیان کرنے والے لفظی قرائن، شان نزول اور تفسیر پر توجہ کرنے کی خاص ضرورت ہے۔

قرآن مجید میں ایسی بہت سی آیات ہیں جو حضرت علی علیہ السلام اور دوسرے ائمہ اطہار علیہم السلام کی امامت کو بیان اور ثابت کرتی ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے ان آیات کی شان نزول کے سلسلہ میں نقل کی گئی ہیں یہ روایات شیعوں اوسنیوں کی طرف سے قابل قبول ہیں، یہاں پر ہم چند آیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔ آیۂ تبلیغ:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ سورہ مائدہ/۶۷

"اے پیغمبر: آپ اس حکم کو (لوگوں تک) پہنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا آپ نے رسالت کا کام انجام نہیں دیا، اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا، اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا ہے"۔

خداوند متعال نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پوری شدت کے ساتھ حکم دیا ہے کہ اپنی رسالت کو پہچادیں اور روایات کے مطابق، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد، غدیر خم میں حضرت علی علیہ السلام کو اپنے جانشین کے عنوان سے منصوب فرمایا۔

۲۔ آیۂ ولایت

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

"بس اور بس تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور وہ مومنین، جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔ سورہ مائدہ/۵۵۔

بہت سے مفسرین اور محدثین نے لکھا ہے کہ یہ آیۂ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس آیت میں حضرت علی علیہ السلام کی ولایت، خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولایت کے مساوی قرار دی گئی ہے۔

۳۔ آیۂ اولی الامر:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول اور **صاحبان امر** کی اطاعت کرو۔۔۔ سورہ نساء،۵۹۔[1]

دانشوروں نے اس آیت کی تفسیر میں کہاہیں کہ اولی الامر حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

اے! رسول ﷺ بے شک آپ (عذاب الہیٰ سے) ڈراتے ہیں، اور ہر قوم کہ لیے ہادی موجود ہے

۵۔آیہ تطہیر

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

اللہ کاارادہ یہ ہے کہ اہلبیت علیہم السلام سے ہر طریقہ کہ رجس سے دور رکھےاور اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

احادیث میں امامت علی علیہ السلام کاتذکرہ:

ا۔حدیث منزلت

أنتَ مِنّى بِمَنزلةِ هارونَ مِنْ مُوسى، اِلّاأنّه لانَبىّ بَعدى

اے علی (علیہ السلام) آپ کی نسبت میرے ساتھ وہی ہے جو موسی (علیہ السلام) کی ہارون کے ساتھ تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۲۔حدیث ثقلین

قال رسول الله(ص): انى تارک فیکم الثقلین کتاب الله وعترتى [أهل بیتى] فانهما لن یفترقا حتى یردا على الحوض (شیخ صدوق(۳۰۵ - ۳۸۱ق) در کتاب کمال الدین)

رسول اللہ نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک میں دو امانتیں تمہارے درمیان چھوڑے جارہاہوں، اگر انہیں قبول کرو تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ پہلا قرآن اور دوسرے میرے اہل بیت (میری عترت)، اے لوگو! سنو! میں تمہیں یہ حقیقت پہنچاچکا کہ تمہیں میرے پاس حوض کے کنارے لوٹادیا جائے گا اور میں ان دو بھاری اور گران بہاامانتوں کے ساتھ تمہارے برتاؤ کے بارے میں تم سے باز خواست کروں گا اور یہ دو بھاری امانتیں کتاب خدا اور میرے اہل بیت ہیں۔ پس ان سے آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو اور انہیں کچھ سکھانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ تم سے زیادہ عالم ودانا ہیں۔

اصول کافی ج2ص54ح3۔

۳۔ حدیث سفینہ نوح (س)

۱۔مثلاً حاکم حسکانی" حنفی نیشاپوری، (اھل سنت کے مشھور مفسر قرآن) نے س آیت کے ذیل میں پانچ حدیثیں نقل کی ہیں اور ان سب احادیث میں "اولی الامر" کا عنوان حضرت علی علیہ السلام کے مطابق قرار پایاہے۔

إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ دَخَلَهَا نَجَى، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ2

تمہارے درمیان میرے اہل بیت کی مثال نوح(ع) کی کشتی کی مانند ہے، جو بھی اس کشتی میں داخل ہوتا ہے نجات پاتا ہے اور جو سوار ہونے سے روگردانی کرتا ہے وغرق اور نابود ہو جاتا ہے

۴۔ قال رسول اللہ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِي3

۵۔ قال رسول اللہ ﷺ: عَلِي مَعَ الحَقِ وَالحَقُّ مَعَ عَلِي، يدورُ مَعَهُ حَيثُما دارَ4 (الاحتجاج، ج۱، ص ۳۶۴، ح ۶۱۔ بحار الأنوار، جلد ۱۰)

ان آیات اور احادیث کے بعد اب امامت امیر المومنین علیہ السلام کے بلا فصل ہونے میں کوئی شک و شبہہ باقی نہین رہ جاتا۔ اسکے باوجود رسول اکرم ﷺ نے اپنے زندگی کے آخری ایام میں کچھ اقدامات امام علی (علیہ السلام) کی ولایت کی تثبیت کے لیئے انجام دئے تاکہ حجت تمام ہو جائے جیسے:

پہلی تدبیر: غدیر خم

دوسری تدبیر: جیش اسامہ

جیش اسامہ پیامبر اسلام ﷺ کی حیات طیبہ کا وہ آخری لشکر ہے جو آپ کے حکم سے رومی بادشاہت کے حملوں کے جواب دینے کیلئے اسامہ بن زید کی سپہ سالاری میں تیار کیا گیا۔ اسی مناسبت سے جیش اسامہ یا سریہ اسامہ کے نام سے معروف ہوا۔ بعض بزرگ صحابہ کی مخالفتوں کی بنا پر یہ لشکر رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں اپنے سفر پر روانہ نہ ہو سکا۔ شیعہ عقیدے کے مطابق اس لشکر کی روانگی میں مذکورہ ہدف کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد انکی جانشینی اور خلافت جیسے اہداف بھی پیش نظر تھے۔ اس لشکر کی تیاری کے حکم سے ایک یا دو مہینے پہلے واقعہ غدیر رونما ہوا جس میں پیغمبر ﷺ نے اپنے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی جانشینی کا اعلان کیا۔ یہ مسئلہ اہل بیت علیہم السلام کے مخالفین کیلئے نہایت تلخ تھا۔ رسول اکرم ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ امت میں اختلاف ہو اور دشمن اس فرصت سے اسلامی ملک کے سرحدوں تک پہونچ جائیں اسی لیے اس لشکر کو تیار کر کے روانہ ہونے کا حکم دیا، اور تمام مخالفین اور وہ شخصیات جو فتنہ کر سکتے کو اس لشکر میں شامل ہونے کا حکم دیا۔

تیسری تدبیر: واقعہ قرطاس

یہ واقعہ صحیح بخاری میں بطور تفصیل ذکر ہوا ہے جو اس طرح سے ہے: (حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مرضِ وفات کا مشہور واقعہ ''قرطاس'' کا واقعہ ہے جس میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے وصال ظاہری سے تین روز قبل اِرشاد فرمایا کہ '' لاؤ میں تمہارے لیے ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم آئندہ بہک نہ سکو۔ '' اِس حدیثِ قرطاس سے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی سیرتِ طیبہ کے کئی مبارک پہلو واضح ہوتے ہیں ۔ تفصیلی حدیث پاک کچھ یوں ہے: حضرت سیِّدُنا عبد الله بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ سے روایت ہے ، فرماتے ہیں کہ جب رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کا وقت قریب آیا تو آپ کے حجرۂ مبارکہ میں بہت سے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان موجود تھے۔ جن میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بھی موجود تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: '' هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ یعنی آؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اس کے بعد تم نہ بہک سکو۔'' (ایک روایت میں شانے کی ہڈی لانے کا ذکر ہے) یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرمانے لگے: '' اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ یعنی اِس وقت حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بیماری کی تکلیف زیادہ ہے تمہارے پاس قرآن ہے وہی الله عَزَّ وَجَلَّ کی کتاب تمہارے لیے کافی ہے۔'' آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا یہ فرمان سن کر

۲۔ حر عاملی، محمد بن حسن، وسائل الشیعہ، قم: آل البیت، 1409 ہجری۔

۳۔ الاحتجاج، ج۱، ص ۳۶۴، ح ۶۱۔ بحار الأنوار، جلد ۱۰

وہاں موجود صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِختلاف واقع ہو گیا بعض نے کہا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لکھنے کا سامان وغیرہ لے آؤ تاکہ وہ تمہارے لیے تحریر لکھ دیں ، جبکہ بعض نے حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ والا موقف اختیار کیا کہ اِس وقت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَا لٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ تکلیف میں ہیں لٰہذا اِس اَمر کی حاجت نہیں ۔جب اِختلاف زیادہ ہوا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَا لٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ’’ قُوْمُوْا یعنی تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔‘‘ [5])[6]

اس حدیث کو پڑھنے کے بعد عقلوں پہ افسوس ہوتا ہیں کے یا رسول اکرام ﷺ کے مقام کو نہیں پچھانے تھے یا پھر عقلوں پہ پردہ لگا ہوا تھا۔

۵۔ بخاری، کتاب المرضی، باب قول المریض قوموا عنی، ج۴ ، ص۱۲ ، حدیث :۵۶۶۹ ملتقطا۔

[6] مذکورہ عبارت عیناً نقل کی گئی ہے-https://www.dawateislami.net/bookslibrary/1984/page/233